جلد ۲ | ۱۰ صلح ۱۳۲۷ ہش | ۲۷ صفر ۱۳۶۷ ھ | ۱۰ جنوری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ۔ آج حضور نے تعلق باللہ اور نماز کی اہمیت کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ ثم الحمد للہ :۔

مغربی پنجاب میں سیاست کی بنیاد شریعت پر رکھی جائے گی (میاں ممتاز دولتانہ)

پاکستانی سرحد پر ہندوستانی طیارے کا حملہ

ریاست پٹیالہ میں مہاراجہ کے خلاف شدید احتجاج

مسٹر فضل الٰہی مغربی پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منتخب ہو گئے

لاہور ۹ جنوری :۔ مغربی پنجاب اسمبلی میں مسٹر فضل الٰہی (کرسچین) کو متفقہ طور پر ڈپٹی سپیکر منتخب کیا گیا ۔ رانا عبد الحمید صاحب نے آپ کا نام پیش کیا اور بیگم شاہنواز نے تائید کی ۔ مسٹر فضل الٰہی نے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عیسائیوں کے اس مطالبہ کا اعادہ کیا ۔ کہ صوبائی وزارت میں ان کا ایک نمائندہ شامل کیا جائے ۔ اور کہا کہ میرے ڈپٹی سپیکر منتخب ہو جانے سے وہ مطالبہ پورا نہیں ہوا ہے اور بدستور اپنی جگہ قائم ہے ۔ (ا ۔ پ)

پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوستی کا معاہدہ

کراچی ۹ جنوری :۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ دوستانہ تعلقات کو استوار کرنے کے سلسلہ میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک معاہدہ ہونے والا ہے ۔ معاہدے کی تشکیل پایہ تکمیل کو پہنچنے والی ہے امید ہے عنقریب اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے ۔ (ا ۔ پ)

ضلع گجرات میں پاکستانی سرحد پر ہندوستانی طیاروں کی بمباری

لاہور ۹ جنوری :۔ حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے ۔ کہ ضلع گجرات کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستانی یونین کے دو ہوائی جہازوں نے پاکستانی علاقے پر پرواز کرتے ہوئے سرحدی دیہات پر تین بم برسائے اسی طرح ایک اور ہوائی جہاز نے ضلع گجرات کے "گوریالہ" نامی گاؤں پر مشین گن سے آتشباری کی ۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی ۔ بعض ہندوستانی فوجیوں نے سرحد پار کے علاقے سے ایک سرحدی چوکی پر فائرنگ کی ۔ لیکن پاکستانی فوج کے سپاہیوں کے آ پہنچنے پر وہ واپس بھاگ گئے (ا ۔ پ)

ریاستی عوام اور مہاراجہ پٹیالہ کے درمیان لڑائی ناگزیر ہو گئی ہے

پٹیالہ ۸ جنوری :۔ مہاراجہ پٹیالہ نے اپنے جنم دن کے موقعہ پر بعض اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا تھا ۔ آج ریاست کی متعدد سیاسی پارٹیوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان میں اُن اصلاحات کو مسترد کر دیا گیا ہے ۔ بیان میں لکھا ہے ۔ کہ ریاست کے باشندوں اور مہاراجہ پٹیالہ کے درمیان لڑائی ناگزیر ہو گئی ہے نیز ریاست کے ہر بہی خواہ سے اپیل کی گئی ہے ۔ کہ وہ ریاست میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے واسطے تیار ہو جائے ۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے ۔ کہ ہندوستان کے تمام والیان ریاست عوام کے حق میں اپنے بہت سے اختیارات سے دست بردار ہوتے جا رہے ہیں ۔ لیکن مہاراجہ پٹیالہ اپنی خود مختاری اور مطلق العنانی کو برقرار رکھنے میں کوشاں ہیں ۔ اس مشترکہ بیان پر مسٹر نند لال پریذیڈنٹ پرجا منڈل ۔ جمعیت اور پریم سنگھ گوجراں پریذیڈنٹ شرومنی اکالی دل اور سردار سمپورن سنگھ کے دستخط ثبت ہیں ۔ (ا ۔ پ)

دشمن پاکستان کو مٹانے پر تلا ہوا ہے ۔ لیکن وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا (نشتر)

کلکتہ ۸ جنوری :۔ پاکستان کے وزیر رسل و رسائل سردار عبد الرب نشتر نے چٹاگانگ میں ریلوے کے ملازمین کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ پاکستان کے دشمن اپنی ان کوششوں میں ناکام رہنے کے بعد جو وہ پاکستان کے قیام کے خلاف کرتے چلے آئے تھے ۔ اب اس سب سے بڑی اسلامی حکومت کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں ۔ آپ نے کہا ۔ وہ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہ ہو سکیں گے ۔ مغربی پنجاب میں آنے والے تباہ حال پناہ گزینوں کے ذکر کے بعد آپ نے کمیونسٹوں کے پراپیگنڈے کے خلاف اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ۔ کہ ہمیں سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ آیا اپنے مجلسی اور سوشل نظام میں ہم کو اس مساوات کو ترجیح دینی چاہیئے جو ہمارے نبی صلعم نے ہم کو عطا کی ۔ یا اس مساوات کو جس کا ڈھنڈورہ اغیار پیٹتے پھرتے ہیں ۔ پاکستان کا مطالبہ اسی لئے کیا گیا تھا ۔ کہ ہم اپنے تمدن اور اپنی تہذیب کو وہاں قائم کر سکیں ۔ تو کیا اب ہم پاکستان حاصل کر لینے کے بعد کارل مارکس کے پیش کردہ اصولوں کو اپنا لیں ؟ آپ نے اس قسم کے جھوٹے پروپیگنڈے کی مذمت کی اور لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ۔ (ا ۔ پ)

"اکبر" نامی جہاز جدہ سے روانہ ہو گیا

دہلی ۹ جنوری :۔ حاجیوں کا "اکبر" نامی جہاز ۸ جنوری کو جدہ سے چل پڑا ہے ۔ اس میں ایک ہزار تین سو بہتر حاجی سوار ہیں ۔ ان میں سے ۴۰۰ حاجی کراچی اور باقی بمبئی میں اتریں گے ۔ (ا ۔ پ)

تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانا کوئی ہنسی کھیل نہیں !

لیک سکسس ۹ جنوری :۔ یو ۔ این ۔ او کے فلسطین کمیشن کے پہلے اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جمعیت اقوام کے سکرٹری جنرل مسٹر ٹرائیگولی نے کمیشن کو متنبہ کیا ہے کہ انہیں ایک کٹھن راستہ طے کرنا ہے ۔ ساتھ ہی امید ظاہر کی کہ وہ تقسیم فلسطین کے سلسلے میں پیدا ہونے والی تمام مشکلات کو بآسانی عبور کر لیں گے ۔ آپ نے انہیں یقین دلایا ۔ کہ اقوام عالم کی تنظیم کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں ان کی پوری پوری مدد کرے گی ۔ اور کسی قسم کا تساہل نہ ہو گا ۔ (رائیٹر)

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں مزید رقوم

سیالکوٹ ۹ جنوری :۔ آج ضلع سیالکوٹ کی طرف سے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں اٹھارہ ہزار تین سو روپے جمع کرائے گئے ۔ اس سے قبل یہ ضلع تین لاکھ چودہ ہزار روپیہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں جمع کرا چکا ہے ۔ یہ رقم اس سے علیحدہ ہے ۔ (ا ۔ پ)

روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی ایڈیٹر
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

پاکستان کو چاہیئے کہ مشرقی افریقہ میں اپنا ہائی کمشنر بھجوائے۔ وہاں کے مقیم ہندوستانی مسلمانوں کا مطالبہ

انڈین یونین کو اپنے وعدوں کا پاس نہیں

قادیان پر ظالمانہ حملے کی مذمت

(ذاتی نامہ نگار خصوصی مقیم مشرقی افریقہ)

نیروبی ۸ جنوری۔ ۲۰ نوبیل ڈاکٹر محمد علی رانا ایم۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ سی (کینیا) نے "الفضل" کے نامہ نگار خصوصی کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی افریقہ میں پاکستان کی طرف سے ہائی کمشنر یا ایجنٹ جنرل کا تقرر نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ہندوستان نے اس قسم کے تقرر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس پاکستان کو بھی مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایسا قدم اٹھانا چاہیئے۔ اگر اس وقت پاکستان کے پاس کوئی آدمی اس علاقہ کے لئے فارغ نہ ہو تو بہر صورت مشرقی افریقہ کے مقامی لوگوں میں سے ہی کسی کو یہ عہدہ اعزازی طور پر دیا جائے۔ آپ نے قادیان پر حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ قادیان کے احمدیوں اور مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر ظالمانہ حملہ کرنا نہایت ہی انسانیت سوز حرکات اور بربریت کا مظاہرہ ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا آپ کے نزدیک ہندوستانی حکومت کے حکام مسلمانوں کو آباد کرانے میں نیک نیت ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ریڈیو اور ہندوستانی اخبارات کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے وہ اپنے وعدوں میں سچے دکھائی نہیں دیتے۔

کراچی کے فساد کنندوں سے ہندوستان غیر مسلموں کو غیظ و غضب نہیں دکھانا چاہیئے

کراچی ۸ جنوری۔ مسٹر ایم۔ ایس ایم شرما منیجنگ ایڈیٹر ڈیلی گزٹ اور مسٹر ایم۔ یو اڈوانی ایڈیٹر نیو سندھ اور مسٹر ہندو راج جنرل سیکرٹری سندھ ہندو پنچایت نے کراچی کے فساد کے متعلق ایک مشترکہ بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کراچی کے حالیہ فساد کی وجہ سے ہمارے ہندوستان کے ہندوؤں کو جوش اور غیظ و غضب نہیں دکھانا چاہیئے کیونکہ بدلہ لینے کا جذبہ اس بدنما زنجیر کو مضبوط کرتا ہے جس کو مہاتما گاندھی اپنی قابل تحسین قابلیت کے ذریعے پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔ تینوں معززین نے ہندوؤں سے مزید کہا۔ کہ ہندوستان کے پاکستانی ہائی کمشنر سری پرکاش نے نادر شاہ پناہ گزینوں کو آرام اور بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

مشرقی پنجاب کی سرحد پر خصوصی محافظ

آگرہ ۸ جنوری: معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب میں سرحد کی حفاظت کے لئے ایک خصوصی عسکری انجمن کی تنظیم بنائی جا رہی ہے۔ اس میں دو ہزار رضا کار ہونگے ان کو رائفل ڈرل اور دوسرے دفاعی کاموں کی تربیت دی جائیگی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ رضا کار فوجی پولیس کا ایک حصہ بن جائیں گے۔ (گلوب)

بہار میں بچوں کے لئے الگ عدالتیں

پٹنہ ۸ جنوری۔ بچوں اور ۱۶ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے لئے صوبائی حکومت نے بہار کے مختلف حصوں میں بچوں کے لئے الگ عدالتیں قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ان عدالتوں کے قیام کیلئے بہار سے ۱۹۴۷ء میں بچوں کے متعلق منظور کردہ بل میں ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ (گلوب)

کراچی میں پناہ گزینوں کے سترہ کیمپ کھول دیئے گئے

کراچی ۹ جنوری۔ آج کراچی میں امن رہا۔ کرفیو چار گھنٹے کے لئے ہٹایا گیا۔ جس کے دوران میں لوگوں نے راشن وغیرہ خریدا اور گذشتہ منگل کے بعد آج پہلی مرتبہ شہر میں لوگوں اور بسوں وغیرہ کی آمد و رفت دیکھی گئی۔ مرکزی اور صوبائی حکومت کے اکثر دفاتر آج بھی بند رہے۔ اقلیتوں کے لئے پناہ گزینوں کے سترہ کیمپ کھول دیئے گئے ہیں۔ جو لوگ کیمپوں میں جانا چاہتے ہیں۔ ان کو ملٹری کی حفاظت میں وہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ حکومت سندھ نے ان کے راشن وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ کر دیا ہے۔ (ا۔ پ)

فلسطین میں بیس ہزار چھاپہ مار عرب حملہ کرنے کیلئے تیار ہیں

لندن ۸ جنوری۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ فلسطین میں یہودیوں کی پیشقدمیوں کا جواب دینے کے لئے عربوں کے پاس کتنی طاقت ہے۔ اخبار "لیورپول پوسٹ" کا نامہ نگار خصوصی مقیم بیت المقدس رقمطراز ہے۔ کہ یہودی عربوں کے عزم بالجزم اور ان کی تنظیم سے بہت حیرت زدہ ہیں۔ اعراب فلسطین کی اس حملہ کرنے والی فوج کی تعداد بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ یہ فوج دلیر اور باہمت عرب نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ تربیت کی نگرانی کرنے کے لئے شامی۔ عراقی اور مصری فوج کے ۱۲۰۰ افسر ملک میں داخل ہو چکے ہیں۔ نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ یہودی عورتیں اسلحہ تک استعمال کرتی ہیں۔ اور زیادہ تر لیڈ انجمنوں کی عملی ممبر ہیں۔ لیکن سب سے تعجب خیز بات یہ ہے۔ کہ سینکڑوں پردہ دار خواتین نے نرسوں کی حیثیت سے کام شروع کر دیا ہے۔ بہت سی خواتین عملی جنگ میں حصہ لینے کی خواہاں ہیں۔ اور تربیت حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ مگر ابھی تک ان کو اس کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

برما میں قہوہ کے بیجوں کی درآمد پر پابندی

رنگون ۸ جنوری۔ نقصان رساں کیڑوں اور بیماری پھیلانے والے پودوں کی برما میں درآمد کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ قہوہ کے پودے بیج اور پھلیاں برما میں درآمد نہ کی جائیں۔ صرف زراعت کے محکمے میں تجربات کے لئے ان کی درآمد کی اجازت ہے۔ ورنہ پھر وہ بھی سرکاری شکل میں روانہ کی جا سکتی ہیں۔ (گلوب)

لاہور ۹ جنوری۔ مسٹر اقبال شیدائی نے آج وزیر اعظم خان لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔ (و۔ پ)

مشرقی افریقہ کی انڈین نیشنل کانگرس کی طرف سے جداگانہ انتخاب کی مخالفت

نیروبی ۸ جنوری: ہمارے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ مشرقی افریقہ کی ایسٹ افریقن انڈین نیشنل کانگرس کی ایگزیکٹو کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کینیا میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخاب کی مخالفت میں اپنی پوری طاقت صرف کرے گی۔ کمیٹی نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر مذہب کی بنا پر علیحدہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تو لیجسلیٹو اور ایگزیکٹو کونسل میں تمام ہندو ممبر مستعفی ہو جائیں گے۔

محاذ نوشہرہ پر ہندوستانی فوج کی سرگرمیاں

وزارت دفاع کا اعلان

دہلی ۹ جنوری۔ آج انڈین یونین کی وزارت دفاع کی طرف سے کشمیر کے بارے میں بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ نوشہرہ کے محاذ پر حملہ آوروں کے ایک ٹھکانے پر آتشباری کی گئی۔ اور ان کو منتشر کر دیا گیا۔ کل ہماری لاریاں مکتر بند گاڑیوں کے ہمراہ نوشہرہ کے جنوب میں حملہ آوروں کے ایک علاقے میں دور تک گشت پر چلی گئیں۔ ایک لاری کو سڑک پر دبی ہوئی سرنگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے نقصان پہنچا۔ گشتی دستوں کی بھی حملہ آوروں سے کئی مقامات پر ٹکر ہوئی۔ انڈین ہوائی جہازوں نے بھی حملہ آوروں کے متعدد ٹھکانوں پر بم برسائے۔ اور زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا گیا۔ (ا۔ پ)

دولت مشترکہ کی لنڈن میں میٹنگ!

لنڈن ۹ جنوری: آج دولت مشترکہ کے ایک اجلاس میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب رحمت اللہ اور ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر آر۔ ایس مانی نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں مالی مسائل زیر غور رہے۔ آج برطانوی کابینہ کی کوئی میٹنگ منعقد نہیں ہوئی بلکہ دولت مشترکہ کی نو آبادیات کے طویل پروگرام کے ایک حصہ پر غور و خوض کیا گیا۔ (رائٹر)

شیشے کے سامان کی برآمد

لنڈن (بحری تار) برطانیہ میں شیشے کے سامان کی پیداوار کو موجودہ عالمگیر مانگ کو پورا کرنے کے لئے تین گنا بڑھانا پڑے گا۔ ۱۹۴۷ء کے پہلے گیارہ مہینے میں شیشے کے سامان کی برآمد ۱۹۳۸ء کے پہلے گیارہ مہینوں کی نسبت چار گنا زیادہ تھی۔ (ب۔ ا۔ س)

بین الاقوامی ہیلتھ اسمبلی

لنڈن (بحری تار) اقوام متحدہ کی ایک شاخ عالمگیر صحتی ادارہ کی طرف سے ۱۹۴۸ء میں ایک بین الاقوامی ہیلتھ اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا۔ اس ادارہ کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس نے ۱۹۴۷ء میں بہت سی قوموں کے لئے مفید کام کیا۔

اوقیانوس پار کا فضائی سفر

لنڈن (بحری تار) اخراجات کو کم کرنے اور ہوائی جہازوں کو نیو یارک اور مونٹریال کے درمیان خالی سفر کرنے اور انہیں سرمنتہ اور رائل کئے جانے سے بچانے کے لئے شمالی اوقیانوس کے ہوائی اڈے کو مونٹریال سے فلٹن (برسٹل) میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اور برسٹل کو اڈہ بنایا جا رہا ہے۔ (ب۔ ا۔ س)

خدمت خلق کا بین الاقوامی ادارہ

لنڈن (بحری تار) خدمت خلق کی بین الاقوامی کانفرنس کی صدر ڈاکٹر سینڈ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ اس ضمن میں برطانیہ نے نمایاں کام کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ خدمت خلق کا جذبہ ساری دنیا میں پیدا ہو رہا ہے۔ اس قسم کے جذبات کی حوصلہ افزائی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ بین الاقوامی تعلقات میں بہت زیادہ قرب پیدا کیا جائے۔ (ب۔ ا۔ س)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۰ جنوری ۱۹۴۸ء

جمہوری حکومت

سردار پٹیل نے اپنی لکھنؤ والی حالیہ تقریر میں ہندوستان کے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیں محض زبانی اقرار کافی نہیں ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ہندوستانی مسلمان اگر کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کی زیادتیوں کی کھلم کھلا مذمت کرتے۔ تو سمجھا جا سکتا تھا۔ کہ وہ ہندوستان کے وفادار ہو گئے ہیں۔

جب ہندوستانی حکومت کے متعلق یہ دعاوی کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ ایک دنیاوی حکومت ہے اور اس میں کسی قسم کی فرقہ وارانہ باتوں کی گنجائش نہیں۔ تو پھر معلوم نہیں کہ ایک خاص فرقہ کے لوگوں سے اتنا سخت امتحان لینا کیوں ضروری سمجھا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک آزاد ملک میں ہر ایک شخص اپنی ذاتی رائے میں آزاد ہونا چاہیئے ہاں اسکو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ حکومت کے خلاف کوئی ایسا عملی اقدام کرے جس سے حکومت کی بنیاد پر چوٹ پڑتی ہو۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ رعایا کے کسی فرد کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ حکومت کے مفاد کے خلاف پروپیگنڈا کیا کرے اگرچہ ایسی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ کہ بظاہر ایک بات حکومت کے مفاد کے خلاف نظر آتی ہو۔ مگر درحقیقت وہ حکومت کے استحکام اور وقار کے لئے بہت مفید ہو۔ لیکن ہم مان لیتے ہیں کہ کسی شخص کو کوئی ایسا فعل بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ جو گو حقیقت میں اس کے لئے مفید ہو۔ لیکن حکومت کے ارباب حل وعقد کے نزدیک غیر مفید ہو۔ کیونکہ حکومت کی تمام ذمہ داری ارباب حل وعقد پر ہوتی ہے۔ اگر وہ غلطی بھی کریں تو اس غلطی کے نتائج کے ذمہ دار وہ خود ہوتے ہیں۔

لیکن جب حکومت ایک طرز سے کوئی کام سرانجام دے رہی ہو۔ اور رعایا کے کچھ افراد خاموش رہیں۔ اور باوجود حکومت کی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے ایک لفظ حکومت کی طرز کے خلاف مونہہ سے نہ نکالیں۔ تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ محض اس وجہ سے کہ کیوں انہوں نے عملاً حکومت کی کھلم کھلا تائید نہیں کی ایسے افراد کی نیت پر شک کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے اگرچہ آزاد ملک میں ہر فرد کو اظہار رائے کی اس حد تک آزادی ہونی چاہیئے۔ جس حد تک کہ وہ رائے حکومت کے خلاف کسی سازش کی بناء پر نہ ہو۔ لیکن یہ تسلیم بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ ایک نوزائیدہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش

ایسی مخالف آراء کے اظہار سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو انفرادی حیثیت رکھتی ہوں۔ اور جو حکومت کے خلاف کسی سازش کی بناء پر نہ ہوں تو پھر بھی یہ بات تو کسی طرح جائز نہیں ہے کہ کسی فرد یا کسی گروہ کے افراد کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی ضمیر کے خلاف اظہار رائے کرے۔ یا یہ خیال کر لیا جائے۔ کہ وہ ضرور حکومت کے خلاف رائے رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی حکومت کو چاہیئے کہ وہ اتنی بات پر ہی مطمئن ہو جائے کہ باوجود کسی فرد یا کسی گروہ کے افراد گو اپنی ضمیر میں حکومت کی کسی روش کو غلط سمجھتے ہوں۔ وہ اس روش کے خلاف نہ صرف کوئی عملی کارروائی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے خلاف اظہار رائے سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کی نزاکت اس بات کی متمنی ہے۔ کہ ہمیں ذرا ذرا سی بات پر ایسے سوال نہیں اٹھانے چاہئیں۔ جن کا نتیجہ دلوں میں تلخیاں پیدا کرنے اور ان کو بڑھانے کا موجب ہو۔ اس وقت جبکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پاکستانی مسلم لیگ سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور ان کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنا لائحہ عمل اپنے وطن کے مطابق تیار کریں۔ اور ہندوستان کے مسلمان حکومت کے ساتھ وفاداری کا بارہا اظہار کر چکے ہیں۔ تو حکومت کو واجب ہے کہ ان پر اعتبار کرے۔ اور ان کے ساتھ اسی طرح پیش آئے۔ جس طرح دوسروں کے ساتھ اور خود ہی ایسے سوال نہ اٹھائے۔ جو خود اس کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہوں

ہندوستان میں برطانوی حکومت گو ایک دنیاوی طرز کی حکومت تھی۔ لیکن چونکہ وہ اجنبی حکومت تھی۔ اس لئے ہندوستان کے عوام اس کے خلاف تھے۔ جو کشمکش ہندوستانیوں کو برطانوی حکومت کے خلاف کرنی پڑی۔ وہ آزادی کے لئے تھی۔ یہ بات تو ہر ایک کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن یہ نہیں سمجھ میں آتا۔ کہ جب ہندوستان میں وطنی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اور اس کی بنیاد دنیاوی طرز حکومت پر رکھی گئی ہے۔ تو مسلمانوں کو کیا ضرورت ہے کہ ایسی آزاد خیال حکومت کے ساتھ وفاداری نہ کریں۔ اگر تو یہاں کسی ایک فرقہ کی حکومت ہوتی۔ تو پھر تو اس امر کی بے شک گنجائش تھی۔ اور بہت بڑی گنجائش تھی۔ لیکن جب حکومت تمام لوگوں کی مشترکہ ہے۔ جس طرح ہندو کی ہے اسی طرح سکھ مسلمان عیسائی پارسی کی حکومت ہے۔ تو مسلمان سخت نادان

ہوں گے۔ اگر وہ کسی قسم کی ایسی بات کریں۔ جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ اگر کسی ہندوستان کے رہنے والے مسلمان کے خیال میں ایسی باتیں ہوں تو یقیناً وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ وہ تو حکومت میں بھی ویسا ہی حصہ دار ہے۔ جس طرح اس کا بھائی ہندو یا سکھ یا عیسائی۔ اگر وہ حکومت کو نقصان پہنچائیگا تو اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچائیگا۔

دوسری طرف اگر حکومت مسلمانوں پر بے اعتباری کا اظہار کرے گی۔ تو وہ خود اپنے خلاف بے اعتباری کا اظہار کرے گی۔ اور اگر کسی ہندو کے ہندو ہونے کی وجہ سے مسلمان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے سکھ کے سکھ ہونے کی وجہ سے الگ الگ ان سے وفاداری کے عملی ثبوت طلب کرنے کی مہم جاری کرے گی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ خود فرقہ وارانہ آگ کو مشتعل کرے گی۔ اور ملک میں فرقہ وارانہ بدامنی پھیلانے کے مواقع پیدا کرے گی۔

اگر ملک میں فرقہ وارانہ بدامنی پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں تو بے شک حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کے دبانے کے لئے سختی سے کام لے۔ لیکن کوئی حکومت جسکا قیام عوامی اصولوں پر ہو۔ اور جو فرقہ داری کے خلاف ہو سخت غلطی کی مرتکب ہو گی۔ اگر وہ خود ہی بلاوجہ کسی فرقہ پر بے اعتمادی کرنے لگ جائے۔ اور اس کو کچھ نہ کچھ لگاتی رہے اور خود ہی بدامنی پیدا کرنے کے مواقع مہیا کرنا شروع کر دے۔

اس لحاظ سے ہندوستانی حکومت کو ہندوستان کے رہنے والے مسلمانوں سے کسی صورت میں بھی دوسروں سے علیحدہ سلوک نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح وہ آپ ہی اپنے اصولوں کی دشمن ہوگی۔ اور آپ ہی اپنے اصولوں کی تردید کرے گی ذرا ذرا سی بات میں کسی فرقہ کا امتحان لینا گویا اس بات کا ثبوت ہوگا کہ حکومت سارے فرقوں کی مشترکہ حکومت نہیں ہے۔ بلکہ کسی خاص فرقہ کی حکومت ہے۔ جو اس دوسرے فرقہ کا مخالف ہے۔ اور یہ جمہوری حکومت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔ اور حکومت کی جڑ پر اپنے ہی ہاتھ سے کلہاڑا مارنے کے مترادف ہے

فرقہ داری کے اصولوں پر عمل کر کے کوئی جمہوری حکومت شان جمہوریت کو قائم نہیں رکھ سکتی یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ جانا تو ہو بمبئی اور چل پڑیں کلکتہ کی طرف اور بمبئی پہنچ جائیں۔ یا فرقہ داری ہوگی یا جمہوریت۔ جیسی بھی حکومت ہم بنانا چاہیں اس کے اصولوں کو اختیار کرنا پڑے گا

آخیر میں ہم پاکستان اور ہندوستان دونوں نوآبادیوں کے ارباب حل وعقد کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ اس وقت دونوں کو ایک نہایت نازک مرحلہ درپیش ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ذرا ذرا سی بات میں بھی انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ اور کوئی ایسی بات یا فعل نہ کریں۔ جس سے فرقہ داری کی آگ کو ہوا ملتی ہو۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے۔ وہ اتنا بھیانک ہے۔ کہ ہمیں شرم سے پانی پانی ہو جانا چاہیئے۔ بقول گاندھی جی اگر دونوں نوآبادیوں کی حکومتیں فسادات کی ناکہ بندی نہیں کر سکتیں۔ تو ان کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

اخبار "سٹیٹسمین" دہلی کو دھمکی

معاصر سٹیٹسمین دہلی نے ایک ادارتی مقالہ بعنوان "کشمیر اور کونٹرا" شائع کیا تھا۔ جس میں موقر مدیر نے لکھا تھا۔ کہ پنڈت نہرو کی دھمکی کہ "ہم پاکستانی علاقہ میں ان اڈوں پر حملہ کر دیں گے جہاں "حملہ آوروں" کو ٹریننگ کیا جاتا ہے۔ اور جہاں وہ جمع ہوتے ہیں" کا جائز ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ اور اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ سٹیٹسمین نے یونانی حکومت کی مثال دی تھی۔ کہ اگرچہ کونٹرا میں حملہ آور باغی ملحقہ غیر علاقہ میں بھاگ جاتے ہیں۔ مگر حکومت بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کے خوف سے ان باغیوں کے استیصال کے لئے اس علاقہ میں ان کا پیچھا نہیں کرتی۔ اس لئے اخبار مذکور کے خیال میں اگر انڈین یونین نے پاکستانی علاقہ پر کوئی ایسا حملہ کیا۔ تو وہ اپنے کیس کو نہایت کمزور بنا لیگی اور اس کا یہ فعل دنیا کی نظر میں اس کے وقار کو سخت دھکا لگائے گا۔

ظاہر ہے کہ اخبار مذکور نے انڈین یونین کی توجہ بین الاقوامی تعلقات کی نزاکت کی طرف مبذول کرائی تھی۔ اور یہ محض ایک قانونی بات تھی۔ لیکن اس پر اخبار مذکور کو مندرجہ ذیل دھمکی آمیز خط موصول ہوا ہے۔

جناب

آپ کے ادارتی مقالہ "کشمیر اور کونٹرا" جنوری ۵ - ۶ کے حوالہ سے لکھا جاتا ہے کہ ... ایسے وقت بھی ہیں جو اپنی تباہی کے خود خواہاں ہیں۔ اور جب تک یہ تباہی سو فیصدی ان پر نہ آئے۔ ان کو اطمینان ہی نہیں ہوتا۔ غالباً آپ ایسے انجام کا شکار ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنی اصلاح نہ کی تو بلاشبہ آپ اور آپ کے کاروبار کا یہی انجام ہو کر رہے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو [illegible] لیجیے۔ لیکن آپ تو یہاں ہندوستان میں کر رہنا پڑے گا۔ اور ہندوستانیوں کو یہی روش اختیار کرنی پڑے گی۔ اگر آپ اس کے خلاف [illegible] ہیں تو آپکی بگاڑ [illegible] ہیں [illegible] آپ [illegible] اپنے ہی پر [illegible]

آپکا وغیرہ وغیرہ [illegible] ہندو [illegible] موڈی ۱۲ - ۱ - ۱۹۴۸ [illegible]

نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت

از مکرم جناب نور محمد صاحب نسیم مبلغ لیگوس افریقہ

نائیجیریا میں اس وقت خدا کے فضل سے تین مبلغ ہیں۔ برادران محمد افضل صاحب قریشی۔ محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ اور خاکسار۔ مکرم قریشی صاحب نائیجیریا کے شمالی علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے معروف تبلیغ ہیں۔ برادرم جنجوعہ صاحب جنوبی علاقہ کے بعض حصوں میں دورہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ آج لیگوس سے کچھ فاصلہ پر ایک شہر Ijebu Ode میں مقیم ہیں۔ خاکسار لیگوس میں کام کر رہا ہے ماہ نبوت کی مختصر سی کارروائی پیش کرتے ہوئے احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری خامیوں کو دور فرمائے اور محض اپنے فضل سے احسن طریق پر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ ماہ نبوت

برادرم جنجوعہ صاحب بمعہ اہل و عیال Ijebu Ode میں مقیم رہے جیسا کہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں اکثر بیمار رہے۔ لیکن جب بھی اور جس قدر بھی صحت نے اجازت دی۔ مسجد میں جماعت کے دوستوں کی تربیت میں کوشاں رہے۔ اور شہر میں انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ ماہ نبوت کے اختتام سے چند روز قبل عربک کلاس کھولی۔ جس میں بعض نوجوان قرآن کریم وغیرہ پڑھتے ہیں۔ بعض بچے بھی اس کلاس میں شامل ہیں۔ برادرم موصوف کا خیال ہے کہ غیر احمدی نوجوان اور بچے جو تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں انشاء اللہ اچھا اثر لیں گے۔

برادرم مکرم قریشی صاحب نے اکثر وقت کانو میں گزارا۔ وہاں سے ایک شہر NGURU جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ امید ہے کہ اب وہاں چلے گئے ہونگے۔ قریشی صاحب خدا کے فضل سے تبلیغ کا ایک جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ انہیں ایک دُھن ہے۔ چنانچہ وہ اس دُھن میں بڑی کامیابی سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ کانو میں لاء کالج کے پروفیسروں اور طلباء سے ملکر ان کو پیغام احمدیت پہنچایا جاتا رہا۔ شہر میں [illegible] افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ خطبوں میں جماعت کی تربیت کے لئے بعض ضروری امور بیان کرتے رہے۔

مکرم قریشی صاحب کا مرکز زاریہ ہے۔ چند روز [illegible] آپ واپس زاریہ تشریف لے آئیں گے انشاء اللہ [illegible] ان ایام میں کھلی فضا میں ایک لیکچر [illegible] گیا۔ یہ لیکچر مسٹر بی ربی بالوگون سیکرٹری صاحب تبلیغ نے دیا۔ لیکچر کے اختتام پر خاکسار نے حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے

اس تحریک کے زیر اثر کہ احباب تین تین روز وقف کریں اور گاؤں میں جاکر تبلیغ کریں۔ دو اصحاب مسٹر ہاشم ابراہیم اور مسٹر حمزہ سینالو تبلیغ کے لئے گئے۔ تین تین دن گاؤں میں رہ کر تبلیغ کی۔ دو نئے اصحاب سے تبلیغی خط و کتابت شروع ہوئی ایک صاحب جو مسلمان ہیں سیدوگری کے رہنے والے ہیں۔ ان کی خط و کتابت کا ذریعہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کتاب تھی۔ جو ان کو پڑھنے کے لئے ایک ایسے دوست نے دی تھی۔ جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں۔ اور وہاں ہمارے مشن نے ان کو یہ کتاب "تحفہ" دی تھی۔ دوسرے صاحب جو عیسائی ہیں زاریہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں اصحاب کو ضروری لٹریچر بھیجا گیا۔ زاریہ کے عیسائی دوست سے باقاعدہ خط و کتابت جاری ہے۔ آج ہی ان کو لکھا ہے۔ کہ وہ مکرم قریشی صاحب سے ملیں۔

دفتری مصروفیات سے کبھی کبھی فراغت ملنے پر خاکسار عصر کے بعد انفرادی تبلیغ کے لئے جاتا رہا۔ اس وقت لیگوس کے بعض خاص حصوں میں (Mamria وغیرہ) سکولوں کے طلبا یا دیگر سیر کرنے والے اصحاب سے گفتگو کا اچھا موقعہ مل جاتا ہے۔ بعض اوقات تو دو دو اڑھائی گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ خدا نے چاہا تو یہ انفرادی تبلیغ کامیاب رہے گی۔ اور ہم نوجوان طبقہ کو اپنی طرف مائل کر سکیں گے۔

ماہ نبوت کی ۵ تاریخ کو جلسہ یوم پیشوایان مذاہب کیا گیا۔ دعوت ناموں اور اشتہارات کے علاوہ تین اخبارات میں اس کا اعلان کیا گیا۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر کامیاب رہا۔ کہ تین اخباروں نے اس کی رپورٹ شائع کی۔ اور اس رپورٹ کے بعد دو اخباروں نے اس پر ایڈیٹوریل لکھے۔ اور تعریف کرتے ہوئے اس کو سارے نائیجیریا کے لئے ایک نادر مثال قرار دیا۔ اور ساتھ ہی متعصب عیسائیوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی اب مسلمانوں سے رواداری برتنے کی کوشش کریں۔ تقریر کرنے والوں میں سے جو دو اصحاب عیسائی تھے۔ وہ دونوں اپنے اپنے مذہبی گروپ کے چرچ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ اور ان میں سے ایک تو پہلے نائیجیرین ہیں جن کو اس عہدہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ ان سے قبل ہمیشہ اس عہدہ پر یورپین مقرر ہوتے تھے۔

اس جلسہ کے لئے بیرونی جماعتوں کو بھی سرکلر بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ موصول شدہ رپورٹوں کے مطابق لیگوس کے علاوہ کانو۔ زاریہ۔ جوس۔ رونا۔ افے اور اجیبو اوڈے میں بھی یہ جلسہ کیا گیا۔ بیرونی مشنوں میں (Ede) افے کا جلسہ زیادہ کامیاب رہا۔

اس عرصہ میں پیغام احمدیت کے نام سے ٹریکٹوں کا ایک سلسلہ جاری کیا گیا۔ پہلا ایک ورقہ احمدیت کے عنوان سے چھاپا اور تقسیم کیا گیا دوسرا "ایک سیدھی سادی گفتگو (a plain talk) کے عنوان سے چار ورقہ چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔ یہ دونوں ٹریکٹ لیگوس سے باہر کی جماعتوں میں بھی تقسیم کیلئے بھیجے گئے۔ اور دیگر زیر تبلیغ اصحاب کو بھی

تعلیم و تربیت کے پروگرام کے ماتحت مندرجہ ذیل کام کرنے کی نائیجیریا مشن کو خدا کے فضل سے توفیق ملی۔

لیگوس میں تین اتواروں کو قید خانے کے صحن میں قیدیوں کو اخلاقی وعظ و نصیحت کے پروگرام پر عمل کیا جاتا رہا۔ ایک قیدی نے نماز کی کتاب بھی مانگی۔ اور کہا کہ وہ قید سے رہائی پانے کے بعد احمدیت میں داخل ہو جائے گا۔ بچوں کے تمولیتی قید خانے میں مختلف اصحاب نے جمعہ کی نمازیں پڑھائیں۔ خطبوں میں بچوں کو نیک اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کی جاتی رہی ہر اتوار کے روز ایک احمدی بھائی اور ایک احمدی بہن ہسپتال میں جاکر مریضوں کو تیمارداری کرتے رہے۔ ایک اتوار کے روز صبح کے وقت مسجد میں سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق پیشگوئی کی خاکسار نے وضاحت کی۔ اس سے قبل ڈاکٹر ڈوئی لیکھرام اور عبد اللہ آتھم کے متعلق پیشگوئیوں کی وضاحت کر چکا ہوں۔ دوسری طرف یوم پیشوایان مذاہب کے جلسہ کی وجہ سے مسجد میں لیکچر دیا۔ تیسری اتوار مسٹر مرتضےٰ حبیب نے احمدیت کے متعلق تقریر کی۔ اور خاکسار نے احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔ چوتھی اتوار [illegible] کے مقدمہ کا فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ پانچویں اتوار مسٹر بالوگون نے plain talk پمفلٹ پڑھ کر سنایا۔ اور ترجمہ کیا۔

مسجد میں فجر کی نماز کے بعد ہر روز ایک حدیث بورڈ پر لکھ کر دوستوں کو یاد کراتا رہا پہلے عربی میں حدیث لکھتا پھر حدیث کا تلفظ انگریزی حروف میں لکھ کر اس کا ترجمہ۔ یہ حدیثیں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اربعین لطفال [illegible] کراتا ہوں۔

جمعرات اور جمعہ کے علاوہ باقی تمام ایام میں عشاء کے بعد عربی کی کلاس کو دروس اللغة العربية عربی گرامر اور یسرنا القرآن پڑھاتا رہا۔ اس کے بعد ایک عیسائی دوست کو یسرنا القرآن بھی پڑھاتا رہا

ظہر کی نماز کے بعد عورتوں کی قرآن کریم کی کلاس شروع کی۔ اس وقت دو عورتیں ترجمہ اور دو عورتیں سادہ قرآن کریم پڑھتی ہیں۔ جمعہ اور اتوار کے علاوہ ہر روز اس کلاس کو پڑھاتا رہا۔ یہ کلاس مہینہ زیر رپورٹ کے اختتام کے بالکل قریب ہی شروع کی گئی تھی۔

پریس سے متعلقہ مساعی کے سلسلہ میں یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق جو کچھ اخبارات میں چھپا اسکو اس شق میں لیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دو اخبارات میں فلسطین کے متعلق میرا ایک مضمون چھپا۔ ایک ہفتہ وار اخبار نے میرا مضمون ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق شائع کیا۔ اس سلسلہ میں دو خط بھی شائع ہوئے۔ ایڈیٹر نے اس پر ایک ایڈیٹوریل بھی لکھا۔ ایک اور اخبار میں ایک خط چھپا۔

[illegible] کے مقدمہ ایک اخبار میں چھپوایا گیا۔ اس عرصہ میں ۲ اخبارات کے ایڈیٹروں اور ایک اخبار کے مینیجر سے ملاقات کی۔

خط و کتابت کے سلسلہ میں جن خطوط کا خاص طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے۔ وہ نائیجیریا کے پولیٹیکل لیڈر ڈاکٹر زک (Zik) ایل۔ ایل۔ ڈی۔ آڈو جالے حکمران اجیبو لینڈ۔ اور پبلک ریلیشن آفیسر کے خطوط ہیں۔ انہی ایام میں مکرم و محترم جناب حکیم صاحب کا خط بھی فلسطین سے ملا۔

جمعہ کے علاوہ باقی تمام ایام میں مغرب کے بعد قرآن کریم کا درس دیتا رہا

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے ایک خط کی روشنی میں ایک خط قادیان کی تقدیس کے بارہ میں چھپوا کر نائیجیریا کے چیدہ چیدہ تقریباً دو صد اصحاب کے نام ارسال کیا گیا۔

ایام زیر رپورٹ میں ۲ اصحاب نے بیعت کی۔ انہی ایام میں اکتوبر میں کی ہوئی بیعتوں کے بھی چار فارم آ گئے۔

سنٹرل فنڈ میں ۳۵-۹-۵½ شلنگ چندہ میرے پاس آیا۔ جس میں سے ۳-۱۱-۱۳ شلنگ صدر انجمن احمدیہ کے نام بنک میں جمع کرا دیا گیا۔ اسا تم [illegible] چندہ ہے اور کل چندہ شامل [illegible] ہے۔

قادیان

از مکرم صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء مقیم قادیان

قادیان۔ وہ بستی ہے کہ آج سے پچاس برس پہلے سوائے ان لوگوں کے جو اس بستی کے باشندے تھے یا پھر وہ لوگ جن کا اس کے رہنے والوں سے تعلق تھا اور کوئی اس بستی کو جاننے والا نہ تھا۔ ہندوستان کیا اسوقت اس کو ضلع گورداسپور میں بھی جاننے والے بہت کم تھے۔ مگر آج اسکا نام سنتے ہی ہر ایک شخص خواہ وہ کہیں کا باشندہ ہو۔ چونکنا ہو جاتا ہے۔ اور جتنا اس بستی سے اس کا تعلق ہوتا ہے اسی کے مطابق اس کے دل میں خیالات پیدا ہوتے ہیں ایک احمدی جب یہ نام سنتا ہے تو اس کا دل پگھل جاتا ہے اور ایک ایسا درد اس کے دل میں اٹھتا ہے کہ جس کی وہ برداشت نہیں رکھتا۔ اور ایک شدید خواہش کے ساتھ یہ دعا اس کے دل سے نکلتی ہے کہ اے خدا ہمارا قادیان ہمیں واپس دیدے ہمارے مسلمان بھائیوں میں سے جب کوئی اس بستی کا نام سنتا ہے تو اس کے جذبات میں بھی لہر اٹھتی ہے۔ اور وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس چھوٹی سی بستی کے لوگوں نے بہت دلیری دکھائی اور اسلام کا جھنڈا ابھی تک مشرقی پنجاب میں گاڑا ہوا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آج جب کہ تمام مشرقی پنجاب میں کسی جگہ اذان کی آواز سننے میں نہیں آتی۔ قادیان میں پانچوں وقت یہ اذان بلند ہوتی ہے اور فضاؤں کو چیرتی ہوئی عرش الوہیت تک پہنچتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کے لئے صرف یہی ایک نظارہ سینکڑوں خطرات کو دل سے بھلا دیتا ہے۔ اسی طرح قادیان کے متعلق دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے تصورات کے مطابق ایک خیالی تصویر بنا لیتے ہیں۔ قادیان کے کل غیر مسلم اس وقت شاداں ہیں کہ یہاں کے رہنے والے مسلمان ایک آن کی آن میں کہاں گئے۔ مگر بعض ان میں سے جنہوں نے قادیان کی ترقی اسوقت سے دیکھی ہے جب کہ اس بستی کی کوئی حیثیت نہ تھی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو یہی کہتے ہیں کہ یہ لوگ مرے نہیں بلکہ اب ایک نئی زندگی ہے جو کہ پہلے سے بہت زیادہ جلال اور جمال والی ہوگی۔ اس میں واپس آئیں گے اس لئے یہ خوشیاں سب جھوٹی ہیں۔ مگر دوسرے وہ بھی ہیں جو کہ خیال کرتے ہیں کہ اب اس جماعت کا زندہ ہونا ممکن نہیں۔ اور پھر قادیان انکا مرکز بننا ناممکن ہے ان میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن پر کہ جماعت احمدیہ نے پچھلے پچاس سال میں بہت احسانات کئے۔ مگر جب وقت آیا تو وہ مار آستین ثابت ہوئے۔ انہی لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ شرّ الذین انعمت علیہم۔ یعنی شرارت کی ان لوگوں نے جن پر تو نے انعام کیا۔ مگر عجیب بات ہے کہ انکے دل کو تسکین نہیں جس طرح مرے ہوئے شیر کے قریب جانے سے بھی بعض دفعہ انسان ڈرتا ہے۔ اسی طرح گھبراہٹ انکے دل میں بھی ضرور ہے اور بعض وقت انکو یہ بھی خیال آتا ہے کہ قادیان کی آبادی اس

قسم کی تھی کہ جس سے انہوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ مگر اب ایک نئی قسم کی آبادی ہو گئی ہے اور انکا پرانا کاروبار اب کامیابی سے نہ چلے گا۔ اور اس خیال سے ہندوؤں کا ایک حصہ یہاں سے جا رہا ہے۔ اور سننے میں آیا ہے کہ ایک حصہ ان میں سے اب جنم پتریاں ڈلوا رہا ہے کہ قادیان والے کب واپس آوینگے۔ کیونکہ ان کے جوتشی نے بتایا ہے کہ ان کا فائدہ قادیان والوں کے ساتھ ہی تھا۔

بہرصورت جو اللہ تعالےٰ کو منظور تھا وہ ہوا۔ ہر نبی کی جماعت کے لئے ہجرت لازم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بھی یہی واضح تھا کہ اب مقدر ہو نا ہے۔ مگر جسطرح انسان کو موت بھول جاتی ہے حالانکہ اس سے یقینی بات دنیا میں اور کوئی نہیں۔ ہم بھی اپنے دل کو تسلی دیتے رہے کہ یہ الہامات ہمارے زمانہ میں پورے نہ ہونگے بلکہ کسی اور وقت پر انکو ڈالتے تھے اور یہ طبعی تھا کیونکہ ایسی باتیں جو کہ اچھی ہوں وہ انسان طبعی طور پر چاہتا ہے کہ اس کے وقت میں پوری ہوں اور وہ باتیں جو کہ تکلیف کا موجب ہوں انکو اسکی کوشش ٹلانے کی ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت تو ان سب باتوں کے باوجود اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ اور آخر وہ وقت آگیا کہ سارے ملک میں ایک آگ لگی اور وہ کام کئے گئے کہ جن کے پوچھنے سے بھی انسانیت کو شرم آتی ہے آزادی کیا تھی کہ وہ سینکڑوں سال کی غلامی سے بھی بدتر تھی وہ لوگ جو کہ ایک ہی گاؤں میں یا شہر میں نسلاً بعد نسلٍ رہتے رہے تھے۔ انہوں نے ایکدوسرے کو کاٹنا شروع کر دیا اور ایک آن کی آن میں ایک حصہ بالکل مسلمان آبادی سے خالی ہو گیا اور دوسرا حصہ غیر مسلموں سے۔ یہ امر بہت قابل افسوس ہے۔ اگر حکومتوں کے افسران چاہتے اور پوری تندہی سے کام لیتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ اور ہندوستان کے نام پر جو بٹہ لگا وہ نہ لگتا۔

اس وقت قادیان میں سوا تین سو کے قریب مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ تو اصل قادیان کے باشندوں کا ہے۔ دوسرا حصہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جو کہ احمدی ہونے کی وجہ سے باہر سے آکر قادیان میں ٹھہرا ہوا ہے اسکے علاوہ ایک قلیل حصہ وہ بھی ہے۔ جو کہ مسلمان آبادی میں سے ضلع کے مختلف دیہات میں پیچھے گاؤں میں رہ گئے تھے اور اب موقعہ پاکر یہاں پناہ لینے کے لئے آگئے ہیں۔ ان کو جب موقع ملے باہر بھجوا دیا جاتا ہے اسکے علاوہ تین چار عورتیں بھی ہیں جو کہ اردگرد کے دیہات سے تعلق رکھتی ہیں اور انہیں پیدل قافلہ میں سے سکھ حملہ کر کے لے گئے تھے اور پھر جد و جہد کی کوششوں سے یہاں لائی گئیں۔ ان تین چار عورتوں کے سوائے یہاں پر اسوقت احمدی یا مسلمان عورتوں میں سے کوئی نہیں اور جو ہیں وہ بھی قافلے کی انتظار میں ہیں اور پہلے موقعہ پر ان کو یہاں سے بھجوا دیا جاوے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجویز کے ماتحت یہاں تین سو تیرہ ۳۱۳ مردوں نے رہنا تھا۔ مگر جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کچھ عورتیں اور دوسرے مرد آگئے ہیں جس سے تعداد تین سو تئیس ۳۲۳ ہو گئی۔ یہ مسلم آبادی اس شہر کے لئے جہاں پندرہ سولہ ہزار مسلمان مرد اور عورت آباد تھے۔ بالکل کم ہے۔ خصوصاً جب کہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہاں بیس سے زیادہ تو مساجد ہی ہیں۔ مگر اب یہ سب لوگ شہر کے پرانے حصہ میں یعنی مکانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے اردگرد کے مکانات میں آباد ہیں۔ جس شخص نے قادیان کو اس حالت میں دیکھا ہو۔ جب کہ فساد وغیرہ کوئی نہ تھا اور خصوصاً ایسے شخص کے لئے جو کہ یہاں کا باشندہ ہو اور احمدیت سے حقیقی تعلق رکھتا ہو۔ اس کے لئے قادیان کی گلیوں میں پھرنے سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دل سے ایک آہ نکلتی ہے کہ اے خدا یہ کیا ہو گیا۔ اور وہ افسردہ ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا اور چونکہ یہاں کے رہنے والوں میں سے ہر ایک کے دل کی یہی کیفیت ہے۔ اسلئے وہ تبسم اور خوشی کے آثار جو کہ نوجوانوں کے چہروں پر نظر آتے ہیں وہ کم نظر آتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ رونق جو نوجوانوں کی ہنستی ہوئی شکلوں سے ہو سکتی تھی وہ بھی ان گلیوں سے مفقود ہے یہاں یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ان کے دل ڈرے ہوئے ہیں۔ اور یہ کیفیت کسی ڈر کی وجہ سے ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ جن لوگوں نے یہاں ٹھہرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان کو ڈر سے کوئی تعلق اور وابستگی نہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا اور استقامت بخشی۔ ورنہ جس وقت آخری قافلہ یہاں سے گیا تھا۔ اس وقت جانے والوں کو بھی یہ علم نہ تھا کہ ان کے باقیوں سے کیا ہونی ہے۔ اور رہنے والوں کو بھی یہ علم نہ تھا کہ ان کے لئے کیا مقدر ہے اور وہ موت کے لئے طیار تھے۔ پھر اگر خدا نے ان کو زندگی دی تو یہ اس کا انعام ہے۔ گو انہوں نے اپنی طرف سے وہ انتہائی قربانی پیش کر دی۔ جو کہ کسی سے لی جا سکتی ہے۔ یعنی اگر دین کی خدمت میں ان کے ماں باپ کے جوان بچے مارے جاتے ہیں تو مارے جاویں۔ ان کی بیویاں بیوہ ہوتی ہیں تو ہو جائیں۔ ان کے بچے یتیم ہوتے ہیں تو ہوں۔ لیکن اگر ان کی وجہ سے خدا کے دین کی عزت قائم رہتی ہے تو بس انہوں نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ ان لوگوں کو بزدل اور ڈرپوک کون کہہ سکتا ہے؟

آخری قافلہ یہاں سے ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو گیا چونکہ بہت لوگوں نے جانا تھا۔ ہر قسم کی طیاری کرنی تھی۔ سب اکثر لوگ قریباً بیشتر حصہ رات کا جاگتے رہے۔ مگر صبح ہی سے ہی چہل پہل جلدی ہی شروع ہو گئی اور مستورات کے ساتھ لوگ محلہ دارالانوار کی سڑک

پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ بارہ بجے کے قریب سب ٹرک لد گئے اور اجتماعی دعاؤں کے بعد جو کہ مسجد مبارک بیت الدعا مسجد اقصیٰ۔ اور بہشتی مقبرہ میں ہوئیں سب لوگ ٹرکوں کے پاس پہنچ گئے مگر وہاں منظر ہی اور تھا جانے کی خوشی تو کسی کو کیا ہونی تھی۔ ہر ایک رنج اور غم سے پا جا رہا تھا۔ ہر ایک قدم جو کہ کنوائے کی طرف اٹھتا تھا وہ آگے سے بوجھل ہوتا۔ جو ضبط کی طاقت رکھتے تھے وہ ضبط کی کوشش کرتے۔ مگر اس کے راز کو ان کی سرخ آنکھیں پکار پکار کے فاش کر رہی تھیں۔ اور جن کو ضبط کی طاقت نہ تھی وہ اس طرح روتے تھے جس طرح کہ کوئی بچہ اپنی ماں سے بچھڑنے کے وقت روتا ہے۔ آخر وہ وقت بھی آگیا یعنی الوداعی دعا۔ جس کرب اور الحاح کے ساتھ یہ دعا مانگی گئی اور جس تضرع اور عاجزی سے انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا اس کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ اور جس نے وہ نظارہ دیکھا وہ بھی اسے بھول نہیں سکتا وہاں بہت سے غیر مسلم آئے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ مسلم ملٹری کے سب سپاہی موجود تھے۔ اور وہ سب محو حیرت تھے کہ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ ان لوگوں کی گذشتہ چار ماہ موت کے منہ میں چھپا نکلنے کے باوجود بھی اس وقت یہ حالت ہے جبکہ ان کو موت سے بچایا جا رہا ہے۔ اللہ اللہ احمدیت کی صداقت کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کسی جھوٹے رسول۔ اس کی بستی۔ اس کے شعائر سے انسان اس قدر محبت نہیں کر سکتا۔ دعا ختم ہوئی ٹرک ایک ایک کر کے روانہ ہوئے۔ جانے والے چلے گئے۔ اور پیچھے رہنے والے ایک سکتہ کی حالت میں ان کو تکتے رہے۔ میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جو کہ ان کو الوداع کر رہے تھے اور جب میں پھر اپنے ہوش میں آیا۔ تو میرے منہ پر یہ شعر تھا ؎

کر گئے رخصت ان کو تا حد نظر دکھا گئے
جس طرف دیکھا نہ جاتا تھا ادھر دیکھا گئے

جب یہ آخری مرحلہ طے ہو گیا تو اللہ تعالےٰ نے پھر ایک سکون بخش اور سب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اچھا اب جو مقصد ہمارے رہنے کا ہے وہ پورا ہو۔ اور یہ سب لغو نہ ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ پیچھے رہنے والوں میں ایک معجزانہ تبدیلی پیدا ہو گئی اور یکا یک ہر ایک اس بات میں کوشاں ہو گیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ کے سب ارشادات پر پورا عمل کیا جاوے۔ اور اس کے لئے نہ صرف اجتماعی طور پر کوشش کی گئی۔ بلکہ ہر ایک شخص فرداً فرداً اس کوشش میں لگ گیا۔ تا کہ اس کے بھائی کی سستی سے احمدیت کو یا جماعت کو نقصان نہ ہو۔ اور وہ لوگ جو کہ پہلے فرائض پر ہی اکتفا کرتے تھے بہت شوق سے نوافل پر زور دینے لگے اور جو کہ پہلے ہی نوافل کے عادی تھے۔ انہوں نے مزید عبادت پر زور دیا۔ مساجد میں چھ وقت کی نماز (پانچ فرض نمازیں اور ایک تہجد) لوگ اس شوق اور ذوق سے ادا کرتے ہیں اور اس طرح مستورات و مستعدی

اپنی عبادت کرتے ہیں کہ خیال ہوتا ہے کہ بچپن سے ہی سے اس کے عادی ہیں اور نہ صرف مسجدوں میں بلکہ باہر بھی لوگ زیادہ وقت خاموشی اور ذکر الٰہی میں گزارتے ہیں۔ پیر اور جمعرات کے دن تو ہر شخص روزہ رکھتا ہی ہے۔ الّا ماشاء اللہ جو طاقت رکھتے ہیں۔ وہ ہر روز روزہ رکھتے ہیں۔ اور جہاں پہلے بڑی بڑی تقریروں کے بعد کسی کو کسی وظیفہ یا خاص عبادت کے لئے آمادہ نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہاں اب کسی کے کان میں کسی خاص طرز کے وظیفے کی بھنک پڑ جائے۔ تو اسے شروع کر دیتے ہیں۔ بہشتی مقبرہ جا کر لوگ باقاعدگی سے دعا کرتے ہیں اور ہر ایک کی دعائیں وہی الحاح اور زاری ہوتی ہے۔ جس کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں سے امید کی تھی۔ قرآن کی تلاوت اس کے درس میں حاضری، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ انکا ایک شغل ہے۔ زیادہ وقت مساجد میں گزارنا اور اللہ اور اس کے رسول کی باتیں کرنا۔ لغویات سے پرہیز۔ ان کی ایک عادت بن گئی ہے۔ لڑائی جھگڑے سے اور ایسی جگہوں سے جہاں فساد یا فتنہ کا امکان ہو بہت اجتناب کیا جاتا ہے۔ القصہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس چھوٹی سی جماعت کو اتنی جلدی اپنے اندر ایسی عظیم الشان تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق دی۔ صحت کا بھی خیال ہے۔ عصر کی نماز کے بعد والی بال ہاکی اور بعض دوسری کھیلیں کھیلی جاتی ہیں۔ صبح ورزش اور پی ٹی بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعتی کام مثلاً کوئی کمرہ یا دیوار وغیرہ بنانے کے لئے مٹی اور اینٹوں وغیرہ کے لانے کا کام بڑی خوشی سے کیا جاتا ہے۔ ابھی پہرہ داروں کیلئے ایک کمرہ بہشتی مقبرہ میں بنایا گیا ہے۔ اور دو اور بنائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بہشتی مقبرہ کے ارد گرد دیوار بنانے کا بھی ارادہ ہے۔ انشاء اللہ

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کسی وجہ سے کبھی پہلے کسی سے غلطی ہوئی۔ اب وہ اس سے پوری طرح سے نادم ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے ایک خطبہ میں بھی فرمایا تھا۔ کہ قادیان میں بعض لوگوں نے دوسروں کی چیزیں چرا لی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غلطی ہمارے بعض بھائیوں سے ہوئی۔ مگر انہوں نے اس کی تلافی بعد میں اس طرح کی۔ کہ انہوں نے وہ چیزیں خود واپس لا کر دیں۔ اور جب اس قسم کا واقعہ بیان کر کے انہیں بتایا گیا۔ صاحب جن سے اس قسم کی غلطی ہوئی تھی اور بعد میں وہ بات ظاہر ہو گئی۔ آئے اور کہنے لگے میں خدا کا شکر کرتا ہوں۔ کہ میں پکڑا گیا۔ مجھے اس دنیا میں ندامت اٹھانی پڑی اور اس گناہ کی سزا یہاں ہی مل گئی۔ یہ چیز میں نے حضور کے ارشاد کے بعد واپس تو خود بھی کر دینی تھی۔ مگر اس طرح سے ممکن ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس گناہ کی جوابدہی کرنی پڑتی۔

سب سے آخر یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ یہاں جسقدر لوگ ٹھہرے ہیں۔ کسی کے دل میں بھی ذرا بھر انقباض نہیں کہ ہم کیوں ٹھہرے بلکہ دل سے خوش ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ خدا نے یہ فضل کیا کہ ہمیں یہاں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ اور اس نیکی کے کرنے کی توفیق دی۔ کہ معلوم نہیں پھر کسی کو ملنی بھی ہے کہ نہیں اور اگر ملنی بھی ہے تو کب اور سب سے زیادہ تو یہ کہ اب بعد میں جو آویں گے۔ وہ پہلے ٹھہرنے والے نہ کہلا سکیں گے۔ ہمارے شیر ولی خاں صاحب خصوصاً بار بار کہتے ہیں کہ خدا کا کتنا فضل ہوا کہ وہ ٹھہر گئے۔ چونکہ انہوں نے کام پچھلے دنوں بہت اچھا کیا تھا۔ اس لئے انکو بھجوانے کا خیال تھا۔ مگر جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے یہ جذبہ ہر ایک کا ہے۔ وہ چونکہ حضرت ام المومنین کے مکان کے ایک حصہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے یہی کہتے رہتے ہیں کہ او شیر ولی اگر تو یہاں نہ رہتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں رہنے کی اور دعائیں کرنے کی کہاں توفیق ملنی تھی۔

وقت تو گذر جاوے گا۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور یہ باتیں دل سے کبھی بھول نہیں سکتیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری آزمائشوں کو بھی ہمارا انعام بنا دیا۔ قادیان نے تو بہر صورت پھر احمدیوں کے ہاتھوں میں آنا ہے۔ اور پھر انشاء اللہ یہاں وہی مقدس ہستیاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے جو کہ اٹل ہے۔ جو طاقتیں بھی اس پروگرام میں حائل ہوں گی۔ وہ مٹ جاویں گی۔ مگر جہاں ہم نے اس بستی کو اپنے ہاتھوں میں سے نکلتے دیکھا اور ایسے لوگوں کو یہاں آباد ہوتے دیکھا۔ جو اس کے نعماء کی صحت سے بالکل بے بہرہ ہیں لے خدا ہمیں وہ دن بھی دکھا کہ ہم پھر اپنے مقدس خلیفہ اور باقی بزرگوں اور سب احمدیوں کو کامیابی سے داخل ہوتے دیکھیں اور تمام بستی پھر اللہ اکبر کی آوازوں سے گونج ہمارے دل اس وقت اس کی ویرانی کو دیکھ کر زخم خوردہ ہیں۔ اور یہی مرہم ہے۔ جس سے کہ یہ زخم بھر سکتے ہیں۔ اللھم آمین

درخواست دعا

خاکسار کی بھانجی عزیزہ عارفہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ دختر جناب راجہ علی محمد صاحب ناظر بیت المال عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور بیحد کمزور ہو گئی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ موصوفہ کی صحت کیلئے

اُمراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خاص توجہ کی فوری ضرورت

"تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہمیں مطلع فرما دیں۔ کہ انہوں نے اب تک کتنے بستر و پارچات مہاجرین کے لئے ہمیں بھجوائے ہیں۔ نیز گزارش ہے۔ کہ ابھی ہمیں سینکڑوں بستروں و جملہ پارچات کی اشد اور فوری ضرورت ہے۔ سردی زوروں پر ہے اور بستروں کی کمی۔ لہٰذا التماس ہے کہ جلد از جلد جماعتوں میں تحریک فرما کر ضلع کے صدر مقام میں بستر وغیرہ جمع کر کے وہاں سے بھجوانے کا جلد انتظام فرما دیں۔ نیز ہمیں بھی اطلاع دیں۔ جو دوست کپڑے اور بستر نہ دے سکتے ہوں۔ وہ نقد روپیہ بھی دے سکتے ہیں۔ امید ہے کہ تمام احمدی احباب اپنے مہاجر بھائیوں کی بروقت مدد فرما کر خدا تعالیٰ کے ہاں ثواب کے مستحق ہونے کی سعی فرمائیں گے"۔

(خاکسار: منتظم تقسیم پارچات و بستر۔ رتن باغ لاہور)

آگے بڑھو اور آگے بڑھو

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ولو شاء اللّٰہ لجعلکم امّۃً واحدۃً ولٰکن لّیبلوکم فی مآ اٰتٰکم فاستبقوا الخیرٰت" یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں ایک ہی گروہ بناتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ تاکہ تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون تم میں سے اس کے دئے ہوئے سے خرچ کرتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ نیکی اور دین کے کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں اور جو کچھ ہمیں اس کے فضل سے ملا ہے۔ اسی کی راہ میں خرچ کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ "اس مصیبت کے وقت زیادہ کماؤ کم خرچ کرو زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمدنی ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

اور حضور نے یہ بھی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ اگر کوئی پچاس فی صدی آمد کا چندہ نہیں دے سکتا تو چالیس فی صدی دے اگر چالیس فی صدی نہیں دے سکتا تو تیس فیصدی دے۔ اگر تیس فی صدی نہیں دے سکتا تو پچیس فی صدی دے۔ لیکن ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرے اور اپنے کو استبقوا الخیرات کا عامل بنائے اس کے متعلق جماعتوں کو علیحدہ چٹھیاں بھی بھجوائی ہیں۔ جن کے ساتھ چند فارم ہیں۔ عہدیداران کا فرض ہے کہ جماعت کے ہر دوست سے ملکر خواہ اجلاس کر کے خواہ انفرادی طور پر وعدے لیں اور اس فارم کی خانہ پری کر کے اس ماہ کے آخر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ اس تحریک نو میں باقی تمام چندے بھی شامل ہوں گے۔ مثلاً حفاظت مرکز۔ مرکز پاکستان۔ چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ۔

(نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

"میری بڑی لڑکی مسماۃ بلقیس صادقہ عین عالم شباب میں ۱۴ر دسمبر ۱۹۴۷ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھی اور تحریک جدید کے اصولوں پر سختی سے پابندی کرتی تھی احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرماوے۔ خاکسار غلام رسول احمدی لاہور

میری خالہ اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم و تربیت بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں انکی صحت اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔ عطاء اللہ ابن مولوی رحمت علی صاحب۔ مبلغ جاوا۔

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل دوست جنہوں نے میرے والد صاحب محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ساتھ مل کر سندھ میں زمین لی ہوئی ہے۔ اور مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے ہیں۔ چونکہ مجھے ان کی موجودہ جائے رہائش کا علم نہیں اس لئے مہربانی فرما کر مجھے اپنی موجودہ جائے رہائش اور خط و کتابت کے پتہ سے جلد مطلع فرما دیں۔

۱۔ برکت علی صاحب ولد اسماعیل خانصاحب ٹھیکیدار کھلا امرتسر
۲۔ چوہدری نور احمد صاحب ولد حاکم علی صاحب و محمد اکبر صاحب ولد بڈھے خانصاحب۔ سارچور۔ امرتسر
۳۔ چوہدری عبد الرحمن صاحب ولد مولوی شادی سربراہ نمبردار قادیان
۴۔ عبد الحق پسر دار خاں۔ عبد الرحمن پسران حاکم خان صاحب رنگاڑ۔ گورداسپور
۵۔ ڈاکٹر خیر الدین صاحب دار العلوم قادیان
۶۔ چوہدری نواب الدین صاحب ولد فتح محمد صاحب تلونڈی جھنگلاں گورداسپور
۷۔ مولا بخش صاحب قلعہ ہیرا۔ بھاوت والی۔ بٹالہ گورداسپور
۸۔ چوہدری منظور احمد صاحب تلونڈی جھنگلاں۔ گورداسپور

خاکسار: صالح محمد سیال ۱۲۲۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

وزیر اعظم افغانستان کراچی میں

کراچی ۹ جنوری۔ افغانستان کے وزیر اعظم شاہ محمود خاں غازی آج صبح بمبئی سے کراچی پہنچے۔ آپ دو تین روز قائد اعظم کے مہمان رہیں گے جس کے بعد کوئٹہ کے راستے کابل روانہ ہو جائیں گے آپ لندن سے واپس تشریف لا رہے ہیں آپ ماہ نومبر میں شہزادی الزبتھ کی شادی میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادے سردار زلمے خاں بھی ہیں۔ حکومت پاکستان کی وزارت امور خارجہ کے افسران اعلیٰ اور شاہ افغانستان کے نمائندہ خصوصی سردار نجیب اللہ خاں نے بندرگاہ پر آپ کا استقبال کیا۔ (ا پ)

برطانیہ مصر سے زیادہ روئی خریدیگا

لندن ۸ جنوری۔ "مانچسٹر گارڈین" میں ایک مقالہ سپرد کرتے ہوئے اسکے مصنف نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ لنکا شائر میں چھوٹے ریشہ کی روئی استعمال ہونے کے زیادہ امکانات ہیں اس بات کا امکان ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان حال ہی میں سمجھوتہ ہونے سے یہ اثر پڑے گا کہ مصری روئی کی خریداری میں اضافہ ہو جائیگا۔ جو اب تک معمول کے مطابق چھوٹے پیمانے پر ہوتی رہی ہے۔

اب اس سال مصر میں چھوٹے ریشہ کی روئی گذشتہ کئی سالوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوئی ہے۔ اس طرح چھوٹے ریشہ کی روئی استعمال کرنے سے ڈالر کے خرچ میں کمی ہو جائیگی۔ جو ریاست ہائے متحدہ یا جنوبی امریکہ سے روئی منگانے کی صورت میں صرف ہوتے ہیں گذشتہ سال برازیل اور پیرو سے درآمد سن ۱۹۴۶ء کے مقابلہ میں کہیں کم تھی۔ "گارڈین" کا مقالہ نگار مزید لکھتا ہے کہ ابھی یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ آیا مصر نئے معاہدہ کے تحت برطانوی سوتی مصنوعات کی درآمد میں اضافہ کی توقع کریگا یا اسکی اجازت دیگا۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ اگر مصر کی مانگ میں کافی اضافہ ہو گیا۔ تو پھر یہ ضروری ہو جائے گا کہ دوسرے بازاروں کے واسطے مزید انتظار کیا جائے (اسٹار)

سوڈان کا مسئلہ زیر غور

قاہرہ ۸ جنوری نقراشی پاشا اور سوڈان کے گورنر جنرل کے درمیان ایک ملاقات کے بعد نقراشی پاشا نے بیان کیا۔ کہ ان کی گفت و شنید میں سوڈان کے سوال کے ہر پہلو پر غور کیا گیا۔ لیکن انہوں نے اس اطلاع کی تردید کی۔ کہ انہیں "سوڈانی بنانے" کی تجاویز میں ترمیم کرنے کی تجویز کا کوئی جواب موصول ہوا ہے۔ (اسٹار)

نئی دہلی ۹ جنوری۔ حکومت کشمیر کے رکن اعلیٰ شیخ محمد عبداللہ آج صبح لیک سکیس جانے کے لئے بمبئی روانہ ہوئے۔ (اپ)

مارشل سٹالن کی وفات کے متعلق تشویش کا اظہار

لندن ۹ جنوری۔ مارشل سٹالن کی وفات کی خبر سوئٹزرلینڈ میں شائع ہوئی۔ اور آناً فاناً تمام یورپ میں پھیل گئی۔ پہلے اور اب اس کے متعلق بہت زیادہ تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یورپین ممالک کے تمام دارالحکومتوں کے روسی سفارتخانوں میں کل تمام دن سٹالن کی صحت کے بارے میں ٹیلیفون پر لوگ دریافت کرتے رہے آج تمام دن رائٹر سے بھی برطانیہ اور دوسرے بیرونی ممالک نے اس خبر کے متعلق حقیقت معلوم کرنا چاہی۔

پیرس میں برطانوی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے کہا کہ غیر سرکاری ہوتے ہوئے بھی اسقدر ہلچل مچی ہے کہ تعجب آتا ہے گذشتہ ہفتہ سوئٹزر کے ... [illegible] ... معلوم ہوتا ہے کہ مارشل سٹالن ہی تھا (اسٹار)

مسٹر فضل الٰہی کے انتخاب پر عیسائیوں کا اعتراض

لاہور ۹ جنوری۔ مغربی پنجاب جوائنٹ کرسچن بورڈ کے جنرل سیکرٹری مسٹر سی گبن نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں کی مرضی کے خلاف مسٹر فضل الٰہی مغربی پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر منتخب کرائے گئے ہیں۔ میں نے ایک خط وزیر اعظم مغربی پنجاب کے نام تحریر کیا تھا۔ جس کی نقول وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علیخاں اور مسٹر فضل الٰہی اور مسٹر ایس پی سنگھا کو بھی بھیجی تھی۔ اس خط میں میں نے بتایا تھا۔ کہ اگر حکومت اقلیت کا اعتماد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو کابینہ میں انکی شمولیت نہایت ضروری ہے ابھی تک مغربی پنجاب میں عیسائی اور اینگلو انڈینوں کو حکومت میں کوئی نمائندگی حاصل نہیں ہے اور میری جماعت اس نظریے کے مخالف ہے کہ دوسروں میں پھوٹ ڈالکر ان پر حکومت کیجائے۔ ہم نے آپ کو پاکستان کا ایسا ہی شہری سمجھنے اس طرح کہ باقی دوسرے لوگ ہیں۔ چنانچہ میں مسٹر فضل الٰہی کے طریق عمل سے اپنی علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔ (اورینٹ)

دہلی میں چھرا گھونپنے کی متعدد وارداتیں

نئی دہلی ۹ جنوری۔ کل دہلی میں چھرا گھونپنے کی چار وارداتیں ہوئیں۔ تین آدمیوں کے توکھاری باؤلی میں چھرا گھونپا گیا۔ اور ایک شخص فراش خانے میں گھائل ہوا۔ اس سلسلے میں بیس آدمیوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ اسی طرح بدھ کے روز موتی ٹاکیز کے قریب چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ اور لال کنوئیں کے بازار میں ایک سائیکل سوار پر پستول چلایا گیا پھاٹک حبش خاں میں پناہ گزیں عورتوں نے متعدد بار زبردستی مکانوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ دہلی کی صوبائی کانگریس کمیٹی نے شہر میں امن وامان قائم کرنے اور پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں بعض تجاویز بنائی ہیں۔ نیز کانگریسی رضا کاروں کو مختلف محلوں میں بھجوا کر لوگوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے ہندو طلبہ کے مطالبات

علی گڑھ ۸ جنوری۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ہندو طلبہ نے گورنر یو۔ پی مسز سروجنی نائیڈو کو جو کہ چانسلر ہیں ایک خط کے ذریعے اپنی مشکلات اور مطالبات پیش کئے تھے۔ جس کی بنا پر یونیورسٹی نے پروفیسر حبیب۔ پروفیسر رشید احمد پروفیسر رام سروپ اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ تاکہ وہ ہندو طلبہ کے مطالبات پر غور کر سکیں۔ اور رپورٹ پیش کریں۔ ان کے مطالبات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندو طلبہ کے لئے علیحدہ ہوسٹل کا انتظام کیا جائے۔ (۲) اردو کو لازمی مضمون قرار نہ دیا جائے۔ (۳) اسلامی تاریخ کے بجائے ہندو تہذیب کی تاریخ پڑھائی جائے۔ (۴) ہندو طلبہ کو یونیورسٹی کی یونیفارم پہننے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۵) یونیورسٹی کی چھٹیاں گورنمنٹ کی چھٹیوں کے مطابق ہوں۔ (۶) لائبریری میں ہندو اخبارات اور ہندی کی کتابیں بھی شامل کیجائیں۔ (۷) ہندوؤں کو پانی پلانے والے کا انتظام کیا جائے (۸) ہندو طالبات کیلئے برقعہ پہننا لازمی قرار نہ دیا جائے۔ (۹) ہندو گریجوئیٹس کی نمائندگی کے لئے یونیورسٹی کورٹ میں ہندو ارکان بھی شامل کئے جائیں۔ (اورینٹ)

اغوا شدہ عورتوں کی برآمدگی کے لئے پولیس کا سپیشل سٹاف

لاہور ۸ جنوری۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے۔ کہ چونکہ مغربی پنجاب پولیس کا خاص سٹاف مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی برآمدگی کے لئے گیا ہے۔ اسلئے اگر کسی شخص نے ابھی کسی عورت کے متعلق پہلے اطلاع نہیں دی۔ تو اسے چاہئیے۔ کہ بغیر تاخیر کے اب سپرنٹنڈنٹ پولیس (الف) سی آئی ڈی مغربی پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور کو دیدے۔ ایسی اطلاع کے ہمراہ مندرجہ ذیل کوائف دئے جائیں (الف) مغویہ کا نام اور حلیہ وغیرہ (ب) تاریخ اور جگہ جہاں سے اغوا کیا گیا (ج) اغوا کرنے والے کا نام و نشان اگر معلوم ہو (د) اس جگہ کا پتہ جہاں اب اغوا شدہ کو رکھا گیا ہو۔ یا ایسے آدمی کا پتہ جو سراغ بتا سکتا ہو۔ (ر) گارڈین یا رشتہ داروں کا نام اور پتہ اگر کوئی درخواست دوبارہ دیدی جائے۔ تو پہلی درخواست کی تاریخ اور اس افسر کا نام اور پتہ درج کیا جائے جس کو پہلی درخواست دی گئی تھی۔ اگر کوئی اغوا شدہ عورت مل گئی۔ تو اسکی فوراً اطلاع دیجائے۔ تاکہ اس کی تلاش میں وقت ضائع نہ ہو۔ جو لوگ اپنے اغوا شدہ عورتوں کی تلاش کے لئے پہلے ہی مشرقی پنجاب میں ہوں۔ وہ چوہدری امام الدین ڈی ایس پی سپیشل سٹاف جالندھر سے ملیں۔

جلسہ تقسیم اسناد
پاکستان یونانی طبیہ کالج لاہور

لاہور ۷ جنوری۔ پاکستان یونانی طبیہ کالج لاہور کا جلسہ تقسیم اسناد وائی ایم سی اے ہال میں زیر صدارت عالیجناب حکیم شفیق احمد نبیرہ جناب حکیم اجمل خانصاحب مرحوم دہلوی منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے یونانی طبیہ کالج لاہور کے کامیاب طلباء میں اسناد تقسیم کرتے ہوئے چند نہایت اہم ہدایات فرمائیں۔ بعد ازاں شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ طب یونانی کو کن طریقوں پر چلکر کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ پنتھک دربار سے مستعفی ہو گئے۔ سکھوں میں اندرونی اختلافات کا زور

امرتسر ۸ جنوری۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار مقیم امرتسر کی اطلاع ہے۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ نے نو ر اہیدہ پنتھک دربار کی ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسکے لیڈر مہاراجہ پٹیالہ ہیں نیز آپ نے فوری علیحدگی کی وجوہات بیان کرنے سے بھی معذرت کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے کہ ابھی ایک ہی ماہ ہوا۔ جبکہ ماسٹر صاحب پنتھک دربار کے قیام کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے تھے معلوم ہوا ہے۔ کہ عوام کا رجحان اب شرومنی اکالی دل کی طرف ہوتا جا رہا ہے۔ اسکے صدر گیانی کرتار سنگھ نے بھی پنتھک دربار کے دعوت نامہ کو رد کرتے ہوئے اس میں شمولیت سے انکار کیا ہے گیانی صاحب اکالی دل کے فیصلہ کے ماتحت پنتھ کے متعلق جملہ امور در جہاں آزاد ہیں۔ کہ لیڈر شپ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اکالی دل کے کاجنہار اس بات کو برداشت نہیں کرتے کہ پنتھ کی لیڈر شپ مگر انو کے ہاتھ میں چلی جائے انکے نزدیک شرومنی اکالی دل ہی سکھوں کی نمائندہ انجمن ہے۔ پنتھ کو بنانے کی ضرورت نہیں معلوم ہوا ہے کہ تریخی بھنگہ گل کی لیڈر شپ میں جو پرتی ندھی پنتھک بورڈ بنایا گیا تھا۔ وہ پنتھک بورڈ کو مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگا۔ درین حالات نہیں کہا جا سکتا کہ ادھم سنگھ ناگو کے سردار ایشر سنگھ مجیٹھیہ سردار بھاگ سنگھ وغیرہ جیسے قدیم جتھیدار دل کا اس معاملہ میں کیا رویہ ہوگا۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اب سکھوں کے اندرونی اختلافات بڑھتے ہی چلے جائینگے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اختلافات فوری طور پر ظاہر نہ ہوں۔

بادشاہ کے خطابات میں تبدیلی

لندن ۸ جنوری (تار) آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور کینیڈا کی مجالس قانون ساز کی اس تجویز کو شاہی منظوری حاصل ہو چکی ہے۔ کہ انڈین ایمپائر کے ختم ہو جانے پر بادشاہ کے خطابات میں تبدیلی ہونی چاہئیے۔ ویسٹ منسٹر آئین کی رو سے تخت کی وراثت یا شاہی خطابات میں تبدیلی کا تعلق دولت مشترکہ کی تمام پارلیمنٹوں کی منظوری سے ہوتا ہے۔ ایکٹ آزادی ہند میں برطانوی پارلیمنٹ کی طرف سے شہنشاہ ہند کا خطاب ترک کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ (ب اس)

"چاہیئے کہ جمعیتِ اقوام تمام اختلافات کا فیصلہ کرے" (سر محمد ظفر اللہ خاں)

میسور کے فسادات کا پس منظر

بنگلور ۹ رجنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ میسور ریاست میں حکومت کی نظر میں مسلمانوں کی وفاداری مشکوک ہو گئی کیونکہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد وہاں سے ہجرت کر گئی ہے اسلئے وہاں کی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی میٹنگ کے بعد پریس کو حسب ذیل بیان دیا۔ میسور ریاست کی مسلم لیگ صرف ریاست کے مسلمانوں کی جماعت ہے اور اس کا بیرونی جماعتوں یا آل انڈیا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں مسلم لیگ ریاست میسور کا ہمیشہ سے مہاراجہ کیساتھ وفاداری کا عہد و پیمان رہا ہے۔ اور آئندہ ۱۵ اگست کے بعد سے ہم انڈین یونین کے بھی وفادار ہیں یہ بیان میں مزید کہا گیا۔ کہ ریاست میں حالیہ فسادات بیرونی اثر کی بنا پر رونما ہوئے ایسے اشاروں واقعات سختی کیساتھ دبا دینے چاہئیں نیز حکومت کے قیام امن کے دوران میں کیمطابق مسلمانوں کو ریاست سے ہجرت نہیں کرنی چاہیئے۔ (ا پ)

مولانا آزاد کی جان خطرے میں

لکھنؤ ۸ رجنوری۔ اخبار سٹیٹسمین کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بسا اوقات کھانا تناول فرمانے سے پہلے مولانا آزاد اس بات کا اطمینان کرا لیتے ہیں۔ کہ کھانے میں کسی قسم کا زہر وغیرہ تو نہیں ہے چنانچہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مولانا نے ایک شخص ملازم رکھا ہوا ہے جو پہلے خود کھانا چکھ کر اسباب کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ کھانا ہر قسم کے خطرے سے پاک ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جب آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ تو مولانا آزاد کے قبل کھانا کھانے سے قبل تمام چیزوں کو ایک شخص نے چکھا جسکے بعد کھانے کا اثر دیکھنے کے لئے ایک معین وقت تک توقف کیا گیا۔

پاکستان نے حکومت نظام سے ۵ کروڑ روپیہ قرض لیا؟ (نہیں)

حیدر آباد ۹ رجنوری۔ آجکل دہلی کے پریس میں یہ خبر خوب گشت لگا رہی ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے حکومت پاکستان کو ۲۵ کروڑ روپیہ قرضہ دیا ہے۔ مگر حیدر آباد کے سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ ہی تردید ہوئی ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک دونوں حکومتوں کے درمیان ایسا کوئی لین دین نہیں ہوا۔ یہ غیر مصدقہ خبر پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کے حیدر آباد کے حالیہ دورہ کے بعد سے اخباروں میں آنا شروع ہوئی ہے پاکستان حکومت کیطرف سے بھی اس خبر کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے عام خیال یہی ہے کہ اسمیں کوئی صداقت نہیں ہے (ا پ)

رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کے خلاف
حکومتِ مغربی پنجاب کا اقدام

لاہور ۹ رجنوری۔ آج مغربی پنجاب کی قانون ساز اسمبلی میں ایک بل پیش ہوا۔ جو صوبہ کے تمام ملازمین کی عام بدعنوانیوں کو ختم کرنے سے تعلق رکھتا ہے ہر بُرے فعل کی سزا دئے جانے کے لئے ایک عدالت مقرر کر دی جائے گی۔ اور اس کے فیصلے کے مطابق ہر اس ملازم کو جو کسی جرم کا مرتکب ثابت ہوگا سزا دی جائے گی۔ سزا میں کوڑے بھی لگائے جائیں گے ایسی عدالت کا قیام کریمنل پروسیڈنگ کوڈ ۱۸۹۸ء کے مطابق عمل میں لایا جائے گا۔ اگر صوبہ میں رہنے والے پانچ باشندے کسی سرکاری ملازم کی کسی ناواجب حرکت کے خلاف اس عدالت میں تحریری شکایت کرینگے تو وہ فوراً سنی جائیگی۔ اور اگر یہ الزام جھوٹا ثابت ہؤا۔ تو اس صورت میں جھوٹا الزام لگانے والے کو بھی سزا دی جائے گی۔ تا صوبہ میں اس طرح کے الزامات لگانے کا مرض نہ پھیل جائے۔ اس عدالت کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اور اس پر کوئی اپیل کی گنجائش نہ ہوگی۔ (اورینٹ)

مغربی پنجاب میں سیاست کی بنیاد اسلامی شریعت پر رکھی جائے گی
شریعت بل اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

لاہور ۸ رجنوری۔ آج مغربی پنجاب اسمبلی میں وزیر خزانہ میاں ممتاز دولتانہ نے شریعت بل پیش کیا ملک فیروز خاں نون کی تجویز کے مطابق قرار پایا۔ کہ اسمبلی میں بحث و تمحیص سے پہلے بل کو بغرض رپورٹ ایک سیلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ بل اسلئے تیار کیا گیا ہے۔ کہ تا جانشینی۔ ورثہ۔ منگنی۔ شادی۔ مہر۔ طلاق سرپرستی۔ گھریلو تعلقات اور اوقاف وغیرہ سے متعلق جھگڑوں میں جب دونوں مخالف پارٹیاں مسلمان ہوں۔ تو ان کا فیصلہ شریعت کے حکم کے مطابق کیا جائے۔ کیونکہ عورتوں کے حقوق سے اس بل کا خاص تعلق ہے۔ اسلئے اس بل پر بحث کو سننے کیلئے عورتیں کثرت سے آئی ہوئی تھیں۔ اور پبلک گیلری ان سے بھری ہوئی تھی۔ اسمبلی کے سامنے بل کو پیش کرتے ہوئے میاں ممتاز دولتانہ نے ہاؤس پر واضح کیا۔ کہ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ قانونِ شریعت کو مغربی پنجاب میں رائج کیا جائے۔ آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہم اپنے اس ابتدائی اقدام سے دُنیا پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہم اپنی سیاست کو خالص اسلامی روایات کے مطابق ڈھالنے کے خواہاں ہیں۔ آپ نے یقین دلایا۔ کہ حکومت عورتوں کے تمام جائز حقوق کی پوری حفاظت کریگی۔ اسمبلی کے تمام حلقوں نے اس بل کی پرزور تائید کی۔ اور سردار برکت حیات خاں نے تجویز پیش کی۔ کہ سیلیکٹ کمیٹی کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ ۱۰ رجنوری تک اپنی رپورٹ پیش کر دے جسے منظور کر لیا گیا۔ بحث کے آخر میں میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اعلان کیا۔ کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سیشن میں بل ضرور پاس ہو جائے۔ تا اسکو جلد سے جلد نافذ کیا جا سکے۔ آج اسمبلی میں ایک غیر سرکاری قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جسمیں تجویز کیا گیا تھا۔ کہ ۴۷-۱۹۴۸ء کی خریف کی فصل کا مالیانہ اور آبیانہ وصول کرتے وقت دو آنے فی روپے کے حساب سے مہاجر ٹیکس بھی وصول کیا جائے۔ اسمبلی نے چار مزید سرکاری بلوں کے متعلق بھی فیصلہ کیا کہ انہیں پہلے بغرض رپورٹ سیلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ یہ بل رشوت ستانی کیخلاف اقدامات مجلسی اور اقتصادی بہتری اور تارکینِ وطن کے املاک کی حفاظت سے متعلق ہے۔ (ا۔ پ)

جموں سیالکوٹ سرحد پر ڈوگرہ فوج کے حملے
سٹیٹسمین کے نمائندہ خصوصی کا دورہ

سیالکوٹ ۸ رجنوری۔ اخبار اسٹیٹسمین کا نمائندہ خصوصی جو حال ہی میں جموں۔ سیالکوٹ سرحد کا دورہ کر کے واپس آیا ہے۔ رقمطراز ہے۔ کہ اس خبر کے ملنے پر کہ پاکستانی علاقے میں سوچیت گڑھ کے قریب پٹھان حملہ آور اکٹھے ہو رہے ہیں میں خود اس مقام پر پہنچا۔ اس سے پہلے یہ خبر بھی مشہور ہوئی تھی کہ پٹھانوں نے جموں کی حدود میں داخل ہو کر دس گاؤں جلا ڈالے ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ میں جب وہاں پہنچا۔ تو وہاں کسی قسم کی غیر معمولی سرگرمی کے آثار نہ تھے۔ کسی شخص کو بھی پاکستانی سرحد پار کرنیکی اجازت نہ دی جاتی تھی فضا بالکل پُرسکون تھی۔ کسان حسب معمول کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ اور کوئی بات خلاف معمول نظر آتی تھی۔ افسران نے اسبات کی تردید کی۔ کہ اس علاقے میں حملہ آور پٹھان موجود ہیں۔ سیالکوٹ کی سرکاری اطلاعات کے مطابق شمالی سرحد پر جموں کٹھوعہ روڈ پا گھر بنوں نے ڈوگرہ اور پٹیالہ کے سکھ فوجیوں کی مدد سے پاکستان کے علاقے میں کئی حملے کئے۔ اور تقریباً سو گاؤں کو آگ لگا دی۔ اور بعض اوقات تو پاکستانی علاقے میں دس دس میل کے اندر تک شدید حملے کئے گئے۔ یہانتک کہ لوگ اپنے گھروں کو خالی کر کے وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

"ہم خلوصِ نیت کیساتھ باہمی تصفیے اور مفاہمت کے خواہاں ہیں
چاہیئے کہ جمعیتِ اقوام تمام اختلافات کا فیصلہ کرے"
سر محمد ظفر اللہ خاں

کراچی ۹ رجنوری۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندے کے ساتھ صحافتی ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ پاکستان اس تجویز کا خیر مقدم کرتا ہے۔ کہ معاملہ کشمیر جمعیتِ اقوام عالم کے سامنے پیش کیا جائے بلکہ ساتھ ہی آپنے زور دیا۔ کہ یو۔ این۔ او سے درخواست کیجائے کہ وہ ان تمام اختلافات کا فیصلہ کرے۔ جو اسوقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم جمعیت اقوام میں محض بحث و تکرار کرنے نہیں جا رہے ہیں بلکہ ہم خلوص نیت کے ساتھ باہمی تصفیہ اور مفاہمت کے جذبے کے ماتحت جا رہے ہیں۔ آپنے بتایا کہ وہاں ان تمام حالات کو سلسلہ وار بیان کر نا پڑیگا جن کی کشمیر ایک کڑی ہے۔ وہاں یہ ثابت کیا جائے گا۔ کہ کیوں کشمیر کے معاملے کو اپنے پس منظر سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آپنے فرمایا سب سے پہلے دونوں طرف اقلیتوں کے تحفظ کا سوال ہے۔ دوسرے نمبر پر جونا گڑھ کا معاملہ ہے کہ جس کے باوجود اس بات کے کہ وہ پاکستان کیساتھ شامل ہے انڈین یونین نے خود فیصلہ کر رکھا ہے۔ تیسرے درجہ پر کشمیر کا جھگڑا ہے۔ اور سالانہ مالی اور ملٹری معاہدے کو پورا کرنے سے انڈین یونین کا انکار بھی۔ یہ ہیں وہ تمام سوالات جن کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ یہ جلد سے جلد دونوں کے درمیان طے پا جائیں۔ (ا پ)

اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کرانیکے سلسلے میں دونوں حکومتوں کا باہمی معاہدہ

لاہور ۹ رجنوری۔ پاکستان کے وزیر امور مہاجرین مسٹر غضنفر علیخاں نے ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی کانفرنس منعقدہ ۸ رجنوری کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ یہ خبر عام ہے کہ اس کانفرنس میں بغیر کسی اختلاف کے اغوا شدہ عورتوں کی رہائی کے بارے میں فیصلے طے پائے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اسمیں شک نہیں کہ دونوں حکومتوں کے نمائندے اس امر پر متفق تھے کہ نہایت ہی مخلصانہ کوششوں کے ذریعے اغوا شدہ عورتوں کو تلاش کر کے انکو اصلی وطن واپس بھیجا جائے۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے ذرائع میں اختلاف تھا۔ کیونکہ ہندوستانی حکومت کے نمائندوں کی تجویز تھی۔ کہ دونوں حکومتوں کی فوج ایک دوسرے کے علاقے میں جا کر اپنی عورتوں کو تلاش کرے لیکن پاکستانی نمائندوں نے اس سے اتفاق نہ کیا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ میں نے یہ بھی واضح کیا کہ ہم بعض اضلاع میں اور خصوصیت سے کشمیر اور جموں کی سرحدوں سے ملے ہوئے اضلاع میں کسی صورت میں بھی ہندوستانی فوج کو اپنے علاقے میں گھسنے نہیں دیں گے البتہ ہم یہ یقین دلاتے ہیں کہ پاکستانی فوج اور پولیس اس کام میں ہر طرح تعاون کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ (ا پ)